سوال: عہدِ نبوی ﷺ میں قیام امن کے لیے جو معاہدات ہوئے ان کے فریقین کا تعین کرتے ہوئے ان کے مندرجات کو زیر بحث لائیں۔

جواب 1:

تعارف:

عہدِ نبوی ﷺ کا آغاز 571 صدی عیسوی میں آپ ﷺ کی پیدائش سے ہی ہو گیا تھا۔ اس لیے عہدِ نبوی ﷺ دو اہم ادوار پر مشتمل ہے۔ ایک نبوت سے پہلے کا دور جس میں حضور ﷺ نے حلف الفضول اور حجر اسود کو نصب کرنے کے لیے ہونے والے امن کے معاہدات کا حصہ رہے۔ دوسرا نبوت کے بعد کا دور جس میں بیعت عقبہ اول، بیعت عقبہ ثانیہ، میثاق مدینہ، صلح حدیبیہ اور عام امن کا اعلان وغیرہ شامل ہیں۔ یہ تمام معاہدات عہدِ نبوی ﷺ میں قیام امن کے لیے کیے گئے جو کہ اسلامی ریاست کے بنیادی اصولوں، تحمل، برداشت اور مصلحت پر مبنی تھے۔ ان معاہدات کا مقصد صرف جنگ سے بچاؤ نہیں بلکہ مختلف قبیلوں، عوام اور مذہبی جماعتوں کے درمیان پر امن بقائے باہمی کو یقینی بنانا تھا۔

2- عہدِ نبوی ﷺ میں قیام امن کے لیے ہونے والے معاہدات:

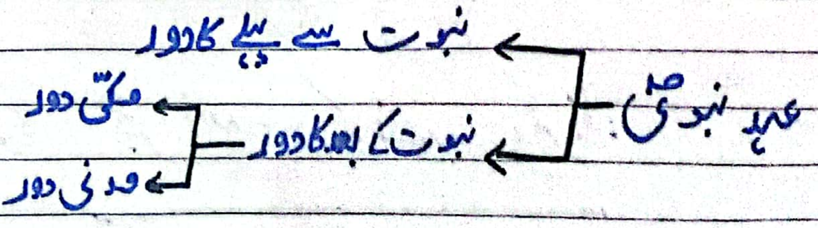

DATE : ___/___/___

۱. نبوت سے پہلے کا دور :

1) حرب فجار اور حلف الفضول :

جب حضورؐ 15 برس کے تھے تو قریش اور قیس کے قبائل کے درمیان ایک جنگ شروع ہو گئی ۔ یہ جنگ حرمت والے مہینوں میں لڑی گئی ۔ اسے حرب فجار کہتے ہیں ۔ جھگڑوں سے بچنے کے لیے ایک معاہدہ طے پایا جسے حلف الفضول کہا جاتا ہے ۔ حضورؐ بھی اسی معاہدے کا حصہ تھے

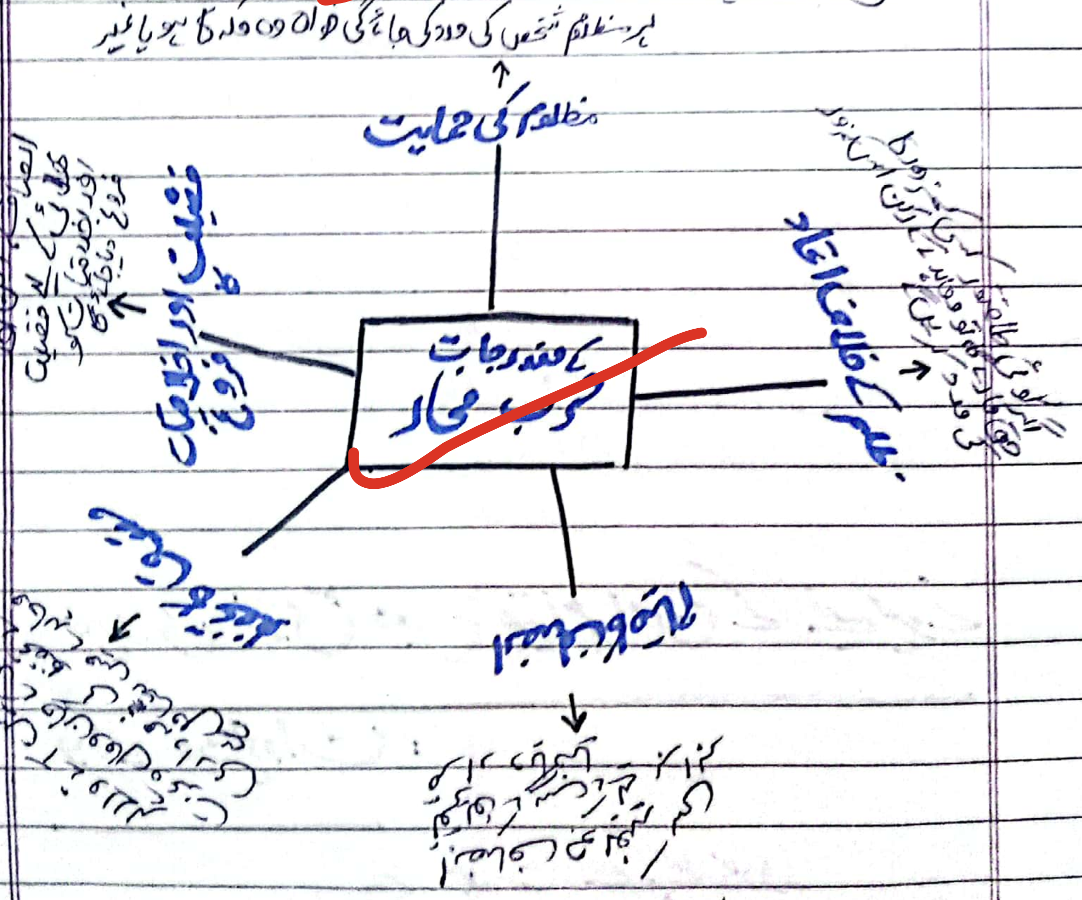

2) حجر اسود کو نصب کرنا :

DATE: __/__/____

جب حضور 35 برس کے تھے تو حجر اسود کو نصب کرنے کے معاملے پر قریش کے مختلف قبائل میں جھگڑا پیدا ہو گئے۔ ان قبائل میں بنو ہاشم، بنو امیہ، بنو مخزوم، بنو اسد، بنو ظہرہ وغیرہ شامل تھے۔ ہر قبیلے کا سردار یہ شرف حاصل کرنا چاہتا تھا۔ جب جھگڑا بڑھ گیا تو حلف الفضول کا معاہدہ خطرے میں پڑ گیا۔ اس پر قریش کے ہی ایک بزرگ ولید بن مغیرہ نے یہ فیصلہ کیا کہ کل صبح جو شخص بھی پہلے حرم میں آئے گا وہی فیصلہ کرے گا کہ حجر اسود کون نصب کرے گا۔ سب قبائل اس پر رضامند ہو گئے۔ اگلے دن حضور نے صبح پہلے حرم میں آ کر فیصلہ کیا اور ایک چادر منگوائی اور تمام قبائل کے سرداران کو ایک ایک حصہ اٹھانے کو کہا۔ اس طرح سب سرداران نے حجر اسود کو نصب کرنے میں حصہ لیا۔ حضور نے امن کے معاہدے کو خوش اسلوبی سے قائم رکھا اور تنازعہ بھی حل کر لیا۔

(ii) نبوت کے بعد کا دور:

(1) مکی دور:

(i) بیعت عقبہ اولیٰ:

یہ معاہدہ حضور اور مدینہ (یثرب) سے آئے ہوئے 12 افراد جو کہ خزرج قبیلے سے تعلق رکھتے تھے کے درمیان طے پایا۔ اس معاہدے کے ذریعے مدینہ کے لوگ دعوت اسلام کو قبول کرنے لگے۔ اس نے مدینہ کے لوگوں اور مسلمانوں کے

DATE: __/__/____

درمیان پرامن رہے امن پر اتفاق اور ایک نیا انصاف پرست معاشرہ قائم کرنے کا آغاز کیا۔ یہ معاہدہ کسی جنگ یا سیاسی اتحاد سے زیادہ ایمان اور اخلاق پر مبنی ایک وعدہ تھا جس کے مندرجات یہ ہیں:

1) اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کریں گے۔
2) چوری نہیں کریں گے۔
3) زنا نہیں کریں گے۔
4) اپنے بچوں کا قتل نہیں کریں گے۔
5) کسی پر الزام نہیں لگائیں گے۔
6) نیکی میں رسول ﷺ کا ساتھ دیں گے۔
7) ہر حالات میں اسلام اور ایمانداری پر قائم رہیں گے۔

ii) بیعت عقبہ ثانیہ:

یہ معاہدہ 13 نبوی کو حضور ﷺ اور خزرج کے 75 افراد کے درمیان عقبہ کے مقام پر طے پایا۔ یہ اسلامی تاریخ کا انتہائی اہم معاہدہ تھا جو اسلام کی سیاسی بنیاد حضور ﷺ کی ہجرت اور اسلامی ریاست کے قیام کا پہلا زبردست قدم ثابت ہوا۔ یہ معاہدہ نہ صرف ایمانی وفاداری کا اظہار تھا بلکہ قیام امن کے اور رسول ﷺ کا مسلمانوں کے تحفظ کے لیے سیاسی اور عسکری اہتمام بھی تھا۔

DATE: __/__/__

بیعت عقبہ ثانیہ کے مندرجات

- رسول ﷺ کی ہر حالت میں اطاعت اور مدد کریں گے
- جنگ کی صورت میں تحفظ کا وعدہ
  - اگر رسول ﷺ مدینہ آ جائیں تو مدینہ کے لوگ ان کا اسی طرح دفاع کریں گے جیسے اپنے گھر والوں کا کرتے ہیں
- مضبوط اور پختہ عزم ایمان پر قائم رہیں گے
- قریش مکہ سے تمام تعلقات ختم کریں گے
- عقل ، جان اور مال سے اسلام کا ساتھ دیں گے اور حضور ﷺ کے ہر حکم پر لبیک کہیں گے۔
- نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے روکیں گے

2) مدنی دور :

(1) میثاق مدینہ :

آپ ﷺ کی آمد سے پہلے مدینہ کے وسط میں اوس و خزرج کے قبائل آباد تھے جو کہ سالوں سے آپس میں لڑ رہے تھے۔ ان لڑائیوں کا فائدہ مدینہ کے تینوں اطراف میں آباد

یہودی قبائل کو ہوتا تھا کیونکہ وہ انہیں سامان ادھار پر فراہم کرتے تھے اور سود سمیت واپس لیتے تھے۔

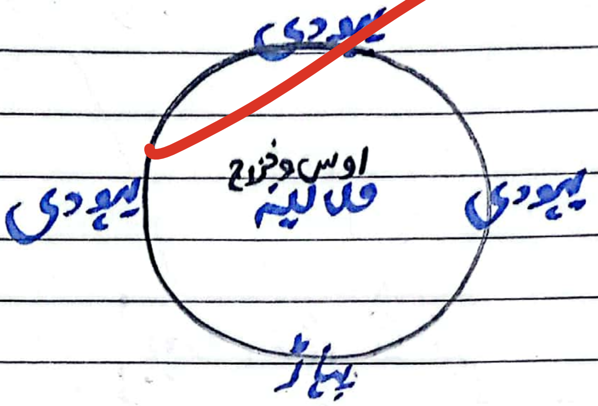

مدینہ میں اس وقت یہودیوں کے تین قبائل آباد تھے جو کہ بنو نضیر، بنو قینقاع اور بنو قریظہ ہیں۔ حضور ﷺ کو معلوم تھا کہ یہ مسلمانوں کے لیے خطرہ ہیں۔ چنانچہ حضور ﷺ نے انصار (اوس و خزرج) و مہاجرین اور یہودی قبائل کے درمیان ایک معاہدہ (دستاویزی صورت) میں طے کروایا جسے میثاق مدینہ کہتے ہیں۔
ڈاکٹر حمید اللہ نے اس پر پوری کتاب لکھی اور آخر میں لکھا:

"یہ انسانی تاریخ میں لکھا گیا پہلا قانون تھا۔"

L.A Khan لکھتے ہیں کہ:

"دنیا میں اس سے بہتر کوئی سوشل کانسٹیٹیوشن نہیں آیا۔"

اس میثاق کے کل 47 دفعات ہیں۔ میثاق کے دو حصے تھے پہلا حصہ مواخات اور دوسرا مسلمانوں اور

DATE: __/__/____

یہودیوں کے آپس کے معاملات پر مشتمل تھا۔

(i) پہلا حصہ: مواخات:

اس حصہ میں حضورؐ نے مسلمانوں انصار اور مہاجرین کے درمیان بھائی چارا اور اجتماعی انصاف قائم کیا۔ اس کے مندرجات یہ ہیں:

(1) مسلمان ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔

(2) مسلمان صرف ایک عقیدے پر ہی نہیں بلکہ ایک سیاسی یونٹ (امت واحدہ) بھی ہیں۔

(3) ہر مسلمان کی جان و مال محفوظ ہے۔

(4) ظلم پر جرم کے خلاف مل کر کاروائی کی جائے گی۔

(5) ہر شخص انصاف کے نظام کا پابند ہے۔

(ii) دوسرا حصہ: یہودیوں کے ساتھ معاہدہ

(1) ہر قوم کو اپنے مذہب پر عمل کرنے کا پورا اختیار ہے

(2) ہر قبیلہ اپنے معاملات میں آزاد ہے لیکن مدینہ کی حفاظت سب پر فرض ہے۔

(3) اگر مدینہ پر کوئی حملہ کرے گا تو سب مل کر اس کا دفاع کریں گے۔

(4) ظلم و معاہدے کی خلاف ورزی کی صورت میں سزا دی جائے گی۔

(5) رسولؐ کو فیصلہ کن اتھارٹی تسلیم کیا گیا۔

(iii) صلح حدیبیہ:

بیعت رضوان کے بعد قریش حوصلہ ہار گئے اور سہیل بن عمرو کو صلح کی غرض سے حضورؐ کی خدمت میں بھیجا۔ حالانکہ کچھ شرائط مسلمانوں کے خلاف تھی لیکن حضورؐ نے قیام امن کے لیے شرائط کو قبول کیا اور معاہدہ طے پایا جس

DATE: __/__/____

صلح حدیبیہ کہتے ہیں ۔ اس کی شرائط مندرجہ ذیل ہیں:

(1) دس سال تک فریقین میں جنگ نہیں ہو گی۔

(2) اس سال مسلمان عمرہ کیے بغیر واپس جائیں گے

(3) حضور ﷺ قریش کی موجودگی میں مکہ تشریف نہیں لائیں گے

(4) آئندہ سال قریش تین دن کے لیے مکہ سے نکل جائیں گے۔ حضور ﷺ ان ایام میں اپنے اصحاب کے ہمراہ یہاں تشریف فرما ہوں گے۔

(5) مسلمان مکہ میں بے نیام اسلحہ نہیں لائیں گے۔

(6) عرب کے قبائل کو آزادی ہوگی کہ وہ فریقین میں سے جس کے ساتھ چاہیں حلیف بن جائیں

(7) مکہ سے اگر کوئی مدینہ جائے گا تو اس کو واپس کر دیا جائے گا اور اگر مدینہ سے کوئی مکہ آئے گا تو اسے واپس نہیں کیا جائے گا۔

(iii) عالمی سطح پر معاہدات امن:

7 ہجری میں حضور ﷺ نے عالمی سطح پر بھی قیام امن کے لیے مختلف ممالک کے بادشاہوں کو خطوط لکھے جس میں اہم یہ ہیں:

جگہ	مصر	شام	عمان	روم	فارس	بحرین	ایتھوپیا
بادشاہ	مقوقس	غسانی	ابد اور جعفر	ہریکولس	خسرو پرویز	منذر بن ساوی	نجاشی

discuss this part in a bit more detail/

(3) حاصل بحث:

عہد نبوی ﷺ میں ہونے والے معاہدے امن نے ایک ایسی مضبوط اسلامی ریاست کی بنیاد ڈالی جس کی بنیاد خالصتاً امن اور انصاف کے نظام پر تھی۔ اس نے نہ صرف مسلمانوں اور دیگر اقوام میں قومی سطح پر امن قائم کیا بلکہ بین الاقوامی سطح پر بھی مسلمانوں کی امن پسندی کا ثبوت دیا۔ لیکن آج کے دور میں بھی ایسی ہی ریاست مدینہ کی ضرورت ہے جو قومی سطح پر فرقہ بندی اور عالمی سطح پر اسلاموفوبیا جیسے فسادات کا خاتمہ کرے اور مسلمانوں کو ایک اسلام کے لیے اکٹھا کرے۔

CamScanner